سوال

(473) دینی مدرسہ کو لوگوں کی عدم دلچسپی کی وجہ سے بدلنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گوجرانوالہ سے قاری حفیظ الرحمن اطہر لکھتے ہیں کہ ایک دینی مدرسہ کو لوگوں کی عدم دلچسپی کی وجہ سے سکول میں بدل دیا گیا ہے جہاں اردو انگریزی حساب سائنس اور کمپیوٹر کی تعلیم کے ساتھ صحاح ستہ کے منتخب ابواب اور قرآن کریم کے ترجمہ وتفسیر کی تعلیم بھی دی جاتی ہے اب بعض طلبا فیس ادا کرنے سے قاصر ہیں کیا زکوۃ چرمہائے قربانی اور فطرانہ و عشر وغیرہ سے اخراجات کو پورا کیا جا سکتا ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں لوگوں کی عدم دلچسپی کی وجہ سے ایک دینی مدرسہ کی عمارت کو عصری سکول میں تبدیل کر دیا گیا ہے چونکہ ادارہ ہذا ایک سکول ہے اور بنیادی تعلیمات کو ہی اولین حیثیت حاصل ہے دینی تعلیمات ثانوی حیثیت میں ہیں وہ بھی صحاح ستہ کے منتخب ابواب اور قرآن مجید کے ترجمہ وتفسیر کی حد تک ہیں اگر چہ دینی تعلیم کے ساتھ دنیاوی تعلیم کی پیوند کاری کے تجربات پہلے بھی ہوئے ہیں اور اب بھی انہیں تختہ مشق بنایا جا رہا ہے ہمارا تجربہ یہ ہے کہ اسلام کی سر بلندی کے لیے دینی علوم میں جو گہرائی اور گیرائی در کار ہے وہ اس طرح حاصل نہیں ہوتی تاہم مسئلہ کی حد تک ہمارا موقف یہ ہے کہ موجودہ دور کے کالج اور سکول مصارف زکوۃ سے خارج ہیں مدارس دینیہ جن میں خالص قرآن و حدیث کی تعلیم دی جاتی ہے انہیں بھی کھینچ تان کر فی سبیل اللہ کی مد میں داخل کیا جاتا ہے تاہم غریب اور نادار طلبا کو زکوۃ دینا نص قطعی سے ثابت ہے خواہ وہ دینی مدارس میں زیر تعلیم ہوں یا کالج میں پڑھتے ہوں اس میں تو اختلاف کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے :"یہ صدقات تو دراصل فقیروں اور مسکینوں کے لیے ہیں---(9/التوبہ : 60)

لہذا غریب طلبا کی امداد زکوۃ صدقات چرمہائے قربانی عشر اور فطرانہ وغیرہ سے کی جا سکتی ہے جس کی صورت یہ ہو کہ سکول کی انتظامیہ زکوۃ وصدقات کو جمع کرے اور جو طلبا غریب اور نادار ہیں ان کا ماہانہ وظیفہ مقرر کر دے تاکہ وظیفہ سے اپنی یونیفارم اور فیس وغیرہ کی ادائیگی کا بندوبست کریں اس جمع شدہ زکوۃ وخیرات سے سکول کی عمارت اساتذہ کی تنخواہ اور دیگر اخراجات نہ پورے کیے جائیں کیوں کہ مصارف زکوۃ میں سے اس قسم کا کوئی مصرف قرآن وحدیث میں بیان نہیں ہوا ہے اگر مصارف زکوۃ کے لیے اس قسم کے دروازے کھولنے کی اجازت دے دی جائے تو ہر کتھرے متھرے کو مال زکوۃ سے اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے سند جواز مل جائے گی جو قرآن وحدیث کے منافی ہے اس لیے ضروری ہے کہ انہیں صرف قرآن وحدیث میں بیان شدہ مصارف تک محدود رکھا جائے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاوی اصحاب الحدیث](#)

جلد:1 صفحہ:475